



بدعت کا فتنہ

اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب بدعت کا فتنہ تم کو ڈھانپ لے گا، بڑے اسی میں بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے اسی میں جوان ہوں گے۔ لوگ اسی فتنہ کو سنت بنا لیں گے اور اگر اسے چھوڑا جائے تو لوگ کہیں گے سنت چھوڑ دی گئی (اور ایک روایت میں ہے، کہ اگر اسکی اصلاح کی کوشش کی جائے گی تو لوگ کہیں گے سنت تبدیل کی جا رہی ہے!) عرض کیا گیا کہ یہ کب ہوگا؟ فرمایا جب تمہارے علماء جاتے رہیں گے جہلاء کی کثرت ہو جائیگی حرف خواں زیادہ ہوں گے مگر فقیہ کم۔ اُمراء بہت ہوں گے امانتدار کم ہوں گے آخرت کے عمل سے دنیا تلاش ہو جائے گی اور غیر دین کے لئے فقہ کا علم حاصل کیا جائے گا۔

مسند دارمی ص ۳۶، حضرت عبداللہ بن مسعود

۲۶ اپریل ۱۹۸۵ء

۲/- روپے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

انتظار حسین اسعد قادری

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی خاص فضیلت

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ؟ فَقُلْتُ بَلٰی فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (رواہ مسلم و بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک دن فرمایا کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتاؤں جو جنّت کے خزانوں میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضرت! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا وہ ہے لاحول ولاقوۃ الّا باللہ۔

تشریح: اس کلمہ کے خزائنِ جنّت میں سے ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھے گا اس کے لئے اس کلمہ کے بے بہا اجر و ثواب کا خزانہ اور ذخیرہ جنّت میں محفوظ کیا جائے گا جس سے وہ آخرت میں ویسا ہی فائدہ اٹھا سکے گا جیسا کہ ضرورت کے محفوظ خزانوں سے اٹھایا جاتا ہے۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منشاء اس لفظ سے اس کلمہ کی صرف عظمت اور قدر و قیمت بتانا ہے۔ یعنی یہ کہ جنّت کے خزانوں کے جواہرات میں سے یہ ایک جوہر ہے۔ کسی چیز کو بہت قیمتی بتانے کے لئے یہ بہترین تعبیر ہو سکتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ (رواہ الترمذی)

"حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ زیادہ پڑھا کرو کیونکہ یہ خزائن جنّت میں سے ہے"

فرمایا کہ میں تم کو وہ کلمہ بتاؤں جو عرش کے نیچے سے اترا ہے اور خزانہ جنت میں سے ہے وہ ہے لاحول ولا قوۃ الّا باللہ۔ جب بندہ دل سے یہ کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ بندہ (اپنی انانیت سے دستبردار ہو کر) میرا تابعدار اور بالکل فرمانبردار ہو گیا۔

تشریح: اس حدیث میں کلمہ لاحول ولا قوہ الّا باللہ کو من کنز الجنۃ کے علاوہ من تحتِ العرش بھی فرمایا گیا ہے۔ یہ بھی دراصل اس کلمہ کی عظمت کے اظہار کا ایک عنوان ہے اور مطلب یہ ہے کہ مجھ پر اس کا نزول عرشِ الٰہی سے ہوا ہے

فائدہ: بعض مشائخ طریقت کا ارشاد ہے کہ جس

(باقی ۱۱ پر)

نقطۂ نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۳۰ شمارہ ۴۳

رئیس الادارہ
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مجلس ادارت
مولانا محمد اجمل قادری
عبدالرشید انصاری
ظہیر میر ایڈووکیٹ
انتظار حسین اسعد قادری

بدل اشتراک

فی کاپی: -/۲ روپے

پاکستان میں بذریعہ ڈاک
سالانہ ۵۲ شمارے -/۸۰ روپے
ششماہی ۲۶ شمارے -/۴۵ روپے

۴ شعبان ۱۴۰۵ھ

کراچی کے حالیہ واقعات

گذشتہ دنوں کراچی کے انتہائی اہم علاقے ناظم آباد میں ایک تیز رفتار بس نے کالج کی طالبات کے ایک گروپ کو روند ڈالا۔ ایک طالبہ موقع پر جان بحق ہو گئی اور دوسری شدید زخمی۔

اس اندوہناک خبر کا شہر میں پہنچنا ہی تھا کہ جذبات بھڑک اٹھے۔ لوگ مشتعل ہو کر سڑکوں پر سراپا احتجاج بن گئے۔ کاروباری زندگی معطل ہونے کے علاوہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ انتظامی معاملات کو کنٹرول کرنے کے لئے کرفیو لگانا پڑا۔ اور آج کی اخباری رپورٹ کے مطابق پچاس سے زائد افراد اس معاملہ میں مارے گئے ہیں۔

جہاں تک ٹریفک میں بے احتیاطی کا تعلق ہے یہ ہمارے ملک کا اہم مسئلہ ہے انتظامی سوجھ بوجھ والے حضرات اس کی طرف توجہ دیں اور ذمہ دار حضرات کا فرض ہے کہ وہ ایسے بے احتیاط ڈرائیور اور اس واقعہ میں ملوّث افراد کی مکمل چھان بین کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے اور یہ خبر خوش آئند ہے کہ وزیر اعلیٰ سندھ کی طرف سے سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا ہے اور امید ہے کہ جلد ہی صحیح حقائق عوام

ناشر مولانا عبید اللہ انور • مقام: اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور • مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

کے سامنے آجائیں گے۔

اس واقعہ کے اشتعال کے نتیجہ میں پچاس خاندانوں کے چشم و چراغ کا گل ہو جانا بہت بڑا سانحہ ہے اور مصدقہ اطلاعات کے مطابق ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت سماج دشمن عناصر اس واقعہ سے فائدہ اٹھا کر ملکی سالمیت سے کھیلنا چاہتے ہیں۔

اس موقع پر حکومتی حلقوں پر یہ سخت ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس واقعہ کی تہ میں چھپے ہوئے ان شرپسند عناصر کا کھوج لگائیں جو ہر وقت اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل میں مصروف کار رہتے ہیں ہمیں امید ہے کہ اگر صحیح صورتِ حالات عوام کے سامنے رکھی جائے تو حالات کے سدھرنے میں بہت حد تک کامیابی ممکن ہو گی۔ عوام کے منتخب نمائندوں کو فوری طور پر اعتماد میں لینا چاہئے۔ اور ممکن حد تک اس آگ کو بڑھنے سے روکنا چاہئے۔

ادارہ خدام الدین قارئین کرام سے امید کرتا ہے کہ وہ اس واقعہ سے اشتعال میں آنے کی بجائے ٹھنڈے اور صحیح جذبات سے کام لیں گے۔ اندرونی اور بیرونی حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ملک کو کسی بھی سازش کا شکار ہونے سے بچایا جائے۔

دعائے صحت کی اپیل

حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم العالیہ کی طبیعت ۲۰ راپریل کو قریباً دن کے دو بجے بہت زیادہ بگڑ گئی اور غشی طاری ہو گئی۔ فوری طور پر میو ہسپتال کے انٹینسو کیئر وارڈ میں

(INTENSiVE CARE WARD)

منتقل کر دئے گئے۔ وہاں خدا کے فضل و کرم سے حضرت اقدس کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے

تمام قارئین کرام، متوسلین، متعلقین اور دوسرے تمام حضرات سے درخواست ہے کہ وہ حضرت اقدس کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کا سایہ شفقت ہم سب کے سروں پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سلامت باکرامت رکھے۔ آمین!

(نوٹ) حضرت اقدس کی صحت کے بارے میں درج ذیل ٹیلیفون نمبرز سے رابطہ کیا جا سکتا ہے ۶۴۹۸۰ / ۳۱۱۱۸۲ لاہور

انصاف کا دامن چھوڑنے والا حاکم

خدا کے غضب سے نہیں بچ سکتا

دولت کی کشتی میں سوار ہو کر ساحلِ اقتدار تک پہنچنے والے

مُلک کی کیا خدمت کریں گے!!

اقتدار کے بل بوتے پر دنیا بنانے اور آخرت خراب کرنے والے حکمران

بدعقل اور بدقسمت ہیں!



○ جانشین شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عُبَید اللہ انور مدّ ظلہم ○

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفی: امّا بعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:۔

یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں بادشاہ بنایا ہے۔ پس تم لوگوں میں انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ اور نفس کی خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دے گی۔

حضرات گرامی! دین اسلام انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی، ہمہ گیر اور آفاقی دین ہے اس نے عقائد و عبادات اور معاملات کے ہر پہلو میں رہنمائی کی ہے۔ ظاہری طہارت و پاکیزگی سے لے کر تزکیۂ قلوب تک اور نماز، روزے کے مسائل سے لے کر مملکت و حکومت کے امور جہانبانی تک کوئی ایسا نہیں جس میں اسلام نے ہدایت کی شمعیں روشن نہ کی ہوں۔ اس وقت ہمارے ملک میں نئی قیادت ملک کی باگ ڈور سنبھال چکی ہے۔ چہرے بدل گئے ہیں ملک کی قسمت نہیں بدلی اور نہ اس کی توقع ہے۔ اس لئے کہ تیس تیس لاکھ روپیہ خرچ کر کے اور اپنے حریفوں کو شکست دینے کے لئے ہر جائز و ناجائز ہتھکنڈے استعمال کر کے کامیاب ہونے والے لوگ اپنا آپ بنائیں گے یا ملک و قوم کی سلامتی کی راہ میں بچھے ہوئے کانٹے دُور کریں گے۔ کیا کریں گے کیا نہ کریں گے؟ نام تو اسلام ہی کا لیا جائے گا۔ پہلے لوگ بھی یہی کچھ کرتے رہے ہیں یہ بھی انہی کی پیروی کریں گے۔ ریفرنڈم اسلام کے نام پر ہؤا۔ کامیاب لوگوں نے بھی اسلام کے نام پر ووٹ مانگے مگر سینٹ کے انتخاب کے موقعہ پر

ہی صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کے ووٹوں کی بولی لگنی شروع ہو گئی۔ اس لئے کہ جن لوگوں نے لاکھوں روپیہ خرچ کیا ہے۔ انہوں نے کھانا بھی تو ہے۔ آج کی سیاست قوم و ملک کی خدمت کے جذبے کا نام نہیں۔ نفع بخش بڑی تجارت کا عنوان بن چکی ہے مگر مسلمان کی حیثیت سے ایک قومی رہنما اور حکمران کے قول و کردار کا بنیادی اور اولین اصول کیا ہونا چاہئے۔ اس بارے میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ کا مکتوب گرامی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ترمذی شریف میں روایت ہے کہ صحابیٔ رسول امیرالمومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المومنین رضؓ کی خدمت میں لکھا ہے کہ مجھے مختصراً وصیت و نصیحت فرمائی۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ اِلٰى عَائِشَةَ رَضْ اَنِ كْتُبِىْ اِلَىَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِىْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِىْ۔ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ، كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ (ترجمہ)

حضرت امیر معاویہ رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت لکھ کر بھیج دیں جو مختصر ہو۔ حضرت عائشہ رضؓ نے سلام مسنون کے بعد لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ جو شخص دنیا کی ناراضگی سے بے نیاز ہو کر اللہ کی رضا خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے اللہ تعالےٰ اسے لوگوں سے بے فکر کردے گا۔ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اور جو شخص اللہ تعالےٰ کی رضاو خوشنودی سے بے تعلق ہو کر لوگوں کے خوش کرنے میں لگ جائے گا اللہ تعالےٰ اسے لوگوں کے حوالے کر دے گا اور اس سے کبھی خوش نہ ہو گا۔

اگر ہمارے حکمران اس ارشاد نبویؐ کی روشنی میں اپنی راہیں متعیّن کریں تو حقیقت یہ ہے کہ پاکستان جنّت نشان بن جائے گا۔ ہم موجودہ لوگوں سے بھی یہی کہیں گے کہ وہ صدق دل سے فیصلہ کریں کہ جس ذمہ داری کی ادائیگی کا انہوں نے بوجھ اٹھایا ہے اسے پورا کریں گے اور دنیا جہان کی باتوں کی پرواہ کئے بغیر کوئی کام اسلام کے خلاف نہیں کریں گے۔ پھر تو ہم بھی انہیں اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلانے کے لئے تیار ہیں لیکن آثار و اطوار سے جو کچھ دکھائی دے

> **جو شخص اللہ کی رضا سے بے تعلق**
> **ہو کر دنیا کو خوش کرنے کی کوشش**
> **کرے گا اللہ اسے لوگوں کے حوالے کر**
> **دیگا اور اس سے کبھی راضی نہ ہوگا۔**

رہے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ دین و ملّت اور ملک کے مفاد میں کسی بڑی تبدیلی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ کرسیوں اور عہدوں کے لئے عمارتی جوڑ توڑ کی سیاست کا آغاز ہو چکا ہے۔ ارباب اقتدار جب عوام کے روبرو ہوں گے تو اسلام ہی کا نام لیں گے کیونکہ ان میں کھلم کھلا مقابلہ کی ہمت نہیں ہے لیکن یہ پاکستان اور اسلام کی دہائی ملک اور دین کے لئے نہیں اقتدار اور کرسی کے لئے ہوگی۔ عوام کی تکلیف اور دکھوں کا ذکر بھی ہوگا۔ وعدوں کے ایفا کی یقین دہانیاں بھی ہوتی رہیں گی مگر یہ سب کچھ دفا نہیں فریب ہی رہے گا۔ اٹھتیس برس سے یہی ہو رہا ہے ؎

زمانہ دیتا ہے تجھ کو فریب وفا
فریب کھا کہ زمانے کا اعتبار نہیں

اس لئے کہ جو لوگ سامنے آئے ہیں ان کی غالب اکثریت نے روسی اور امریکی لار تو پڑھے ہیں لیکن اسلام کے قوانین عدل و مساوات کی انہیں خبر تک نہیں۔ جس دین کے احکام و قوانین کا انہیں علم تک نہیں وہ اسے نافذ و جاری کیسے کر لیں گے؟ اور وہ لوگ جو علماء کا مقابلہ کر کے اور دولت کی کشتی میں بیٹھ کر اقتدار کے ساحل تک پہنچے ہیں ان کا وجود دین اور غریب عوام کے لئے خدا کی رحمت کیسے بن سکتا ہے؟ جو دولت اور فریب کے بل بوتے پر کامیاب ہوئے ہیں وہ برسر اقتدار آنے کے بعد راتوں رات جنید بغدادیؒ یا بایزید بسطامیؒ نہیں بن سکتے اقتدار اور اختیار حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے مگر اسے انصاف کی راہوں پر چلانا اور عہدہ و منصب سے مخلوق اور دین کی خدمت کا کام لینا دنیا پرستوں کے لئے اس سے بھی مشکل تر بلکہ ناممکن ہے اور جو حکمران عدل و انصاف کا دامن نہیں پکڑے گا وہ خدا کے غضب سے بھی نہیں بچ سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا کہ ہم نے آپ کو حکمرانی اور خلافت عطا کی ہے ضروری ہے کہ آپ ہر فیصلہ عدل و انصاف کی بنیاد پر کریں اور نفس کی پیروی نہ کریں۔ کیونکہ وہ انسان کو خدا کے راستے سے ہٹا دیتی ہے۔ آج وہ کون سا حکمران ہے جو نفس کا غلام نہیں بنا جو دنیا کے عیش و عشرت میں مبتلا نہیں۔ جسے کوٹھیوں، کاروں اور جاہ و منصب کی ہوس نے گرفتار نہیں کیا اور جس نے قسم کھائی ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولے گا عدل و انصاف اور انسانی شرف و مجد کی اقدار کو ملحوظ رکھے گا اور اقربا پروری، رشوت و ناجائز سفارش کے قریب نہیں جائے گا — ہم مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتے

> **ہم مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتے**
> **لیکن حکمرانوں کی ریاکاری اور کھوکھلے دعووں**
> **کا فریب بھی نہیں کھائیں گے۔**

لیکن حکمرانوں کی ریاکاری اور کھوکھلے دعووں کا فریب بھی نہیں کھائیں گے۔ آنے والا وقت بتا دے گا کہ موجودہ ارباب بست وکشاد اپنے زنبیل میں ملک و قوم کے لئے کیا تحائف لے کر آئے ہیں۔ ع

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

انہیں یہ بات آج ہی سے پلّے باندھ لینی چاہیئے کہ اقتدار کی مثال دھوپ چھاؤں کی ہے یہ ڈھلتا ہوا سایہ ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں تلک الایام نداولہا بین الناس یہ دن لوگوں کے درمیان چلتے پھرتے رہتے ہیں اور اقتدار کے سبز باغ ہیں تو بوئے وفا کا کہیں نام تک نہیں۔ پھر اس کی حیثیت بھی کیا ہے۔ اسی لئے اقتدار کے بل بوتے پر دنیا بنائے اور اپنی آخرت خراب کرنے والا حکمران بدقسمت اور بدعقل ہے

محلاتی جوڑ توڑ کی سیاست کا آغاز ہو چکا ہے دین و ملت کے مفاد میں کسی اہم تبدیلی کی توقع نہیں،

لوگ کندھوں پر جنازہ اٹھا کر قبر میں ڈال دیں گے۔ اقتدار بھی نہیں رہے گا، پھر پچھتاوے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اس لئے باہر کی چکا چوند زندگی میں رنگ بھرنے کے بجائے قبر کی تاریکی میں کوئی عمل کا چراغ لے جاؤ وہاں کوئی ساتھ نہ ہوگا ماں کے پیٹ سے جب انسان اتنی بڑی دنیا میں آتا ہے تو رونا شروع کر دیتا ہے اور جب اس دنیا کے رنگ روپ چھوڑ کر بہت بڑی اور ہمیشہ ہمیشہ کی دنیا میں جائے گا اگر عمل درست نہ ہوئے تو وہاں بھی روئے گا اور روتا ہی رہیگا اگر دنیا پرستی کے بجائے آخرت کی فکر شروع کر دی جائے تو دنیا اور آخرت دونوں سنور جاتی ہیں اللہ تعالے ہمارے حکمرانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ اگر یہ لوگ ہدایت کے قابل نہیں ہیں تو ہمیں ان سے نجات عطا فرمائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دین کے احکام وقوانین کا ارباب اختیار کو علم تک نہیں
— وہ اسے نافذ وجاری کیسے کریں گے —

واقعۂ معراج اور عقل انسانی

مشہور قول کے مطابق ۲۷ رجب سنہ ۱۱ نبوی کو محبوب کل کائنات، ابتلا، و آزمائش کی سب منزلیں طے کرنے کے بعد معراج کے لئے تشریف لے گئے۔ اس واقعہ کے دو حصے ہیں ایک وہ جس کا تعلق مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جانے کا ہے اور اسے "اسراء" کہتے ہیں۔ دوسرا حصہ وہ جس کا تعلق مسجد اقصیٰ سے ساتویں آسمان سے اوپر تک جانے کا ہے اور اسے "معراج" کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں اسراء کا ذکر صراحۃً موجود ہے جبکہ "معراج" کا ذکر احادیث صحیحہ میں بکثرت موجود ہے۔ مسلمانوں کے لئے دونوں حصوں کا تسلیم کرنا ضروری ہے اس لئے کہ حدیث سے ثابت شدہ چیز کو ماننا بھی ہمارے لئے ناگزیر ہے۔ واقعہ معراج کا تصور کرتے ہی بعض ذہنوں میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک شبہ یہ کہ کثیف جسم مرکز عالم سے عرش کے اوپر تک کیسے جا سکتا ہے؟

دوسرا شبہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اتنی کم مدت میں اتنی زیادہ مسافت کیسے طے ہو سکتی ہے؟

تیسرا شبہ یہ بنایا جاتا ہے کہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرۂ زمہریر ہے اور فلاسفۂ قدیم کے نزدیک کرۂ ناری ہے ان دونوں مقامات سے جسم عنصری کا صحیح سالم نکل جانا محال ہے بلکہ جل کر یخ بستہ ہو کر مرجائیگا۔

جس طبقہ کے لوگوں کو یہ باتیں سمجھنے اور تسلیم کرنے میں دشواری پیش آتی ہے ان پر ہمیں بہت تعجب اور حیرانی ہے کہ بالکل ایسے ہی بعض دوسری باتوں کو تسلیم کر لیتے ہیں مگر یہاں آکر ان کی عقل کا گھوڑا آگے چلنے سے جواب دے دیتا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے انبیاء علیہم السلام کے پاس پیام خداوندی لے کر آنے کا بھی انکار کریں۔ کیونکہ جیسے کثیف جسم کا مرکز عالم سے عرش تک پہنچنا محال ہے۔ ایسے ہی لطیف جسم کا عرش سے مرکز عالم کی طرف اترنا بھی تو محال ہونا چاہیئے۔ ہمارے تعجب کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ یہ مانتے ہیں کہ ابلیس موجود ہے اور وہ لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور اس کام کے لئے آن واحد میں مشرق سے مغرب تک پہنچ جاتا ہے۔ جب یہ سب کچھ ممکن ہے تو اللہ رب العزت کا آن واحد میں اپنے خاص بندے کو عرش کے اوپر پہنچا دینا کیوں ممکن نہیں۔ قرآن پاک میں موجود ہے کہ حضرت سلیمانؑ کو ہوا صبح سے زوال تک ایک ماہ کی مسافت تک اڑا کر لے جاتی

تھی اور دن کے دوسرے حصّہ میں واپس لے آتی تھی۔

یہ واقعہ بھی قرآن شریف میں موجود ہے کہ تخت ابلیس آنکھ جھپکنے کی مقدار میں دربارِ سلیمان علیہ السلام میں حاضر کر دیا گیا تھا۔ جب یہ سب واقعات موجبِ تعجب نہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج کیوں قابل تعجب ہے۔ جہاں تک اس شبہ کا تعلق ہے کہ کرۂ ناری اور کرۂ زمہریر کو یہ جسدِ عنصری کیسے عبور کر سکتا ہے۔ اس دورِ جدید میں اس شبہ کا حل چنداں مشکل نہیں رہا۔ کیونکہ اب اس جسدِ عنصری کو جدید آلات و ادویہ کی مدد سے چاند میں اتار دیا گیا ہے۔ اور پھر پوری تندرستی اور توانائی کے ساتھ واپس لانے میں کامیابی کے سچے دعوے کئے جا رہے ہیں۔ جب انسان اس عقل کے ذریعے جو اللہ نے اس میں ودیعت رکھی ہے کرہ ناری اور کرہ زمہریر سے بصحت و سلامتی گزر سکتا ہے تو اس جوہرِ عقل کے پیدا کرنے والے کے لئے اپنے بندے کو چند لمحات میں ان کرّات سے صحیح و سالم گزار کر لے جانا کیوں سمجھ نہیں آتا۔

اللہ رب العزت نے اسی لئے اس واقعہ کو لفظ "سبحان" سے شروع فرمایا کہ وہ ذات جس نے یہ سب کچھ مدتِ قلیلہ میں کیا وہ تمام نقائص و عیوب سے منزہ ہے۔ کسی کام کو نہ کر سکنا بھی خدا کے لئے عیب ہے وہ ذات اس عیب سے بھی پاک ہے۔

واقعہ معراج

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو حدود حرم سے آ کر جگایا اور جنّت کی اعلیٰ سواری براق پر سوار کیا پھر عازم مسجد اقصیٰ ہو گئے۔ دورانِ سفر مدینہ طیبہ، وادیٔ سینا، مدین اور بیت اللحم (عیسیٰ کی جائے ولادت) پر گزرتے ہوئے ہر جگہ جبرئیلؑ کے فرمان کے مطابق دو دو رکعات ادا فرمائیں بعدازاں جب مسجد اقصیٰ (جسے مسجد حرام سے انتہائی دور ہونے کی وجہ سے اقصیٰ کہا جاتا ہے) میں پہنچے تو وہاں حضرات انبیاء علیہم السلام پہلے ہی سے آپؐ کے انتظار میں موجود تھے۔ مؤذّن نے اذان کہی۔ پھر اقامت ہوئی اور جماعت کھڑی ہو گئی۔ ایک روایت کے مطابق اسی نماز میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے فرشتے بھی موجود تھے تمام حاضرین پر فوقیت و برتری جتلانے کے لئے اللہ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور آپ نے امامت کرائی۔ اسی جگہ بعض جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کے مختصر مگر جامع خطبوں کے بعد سیّد ولد آدم علیہ السلام نے اپنے فصیح و بلیغ خطبہ میں اپنی نبوّت و رسالت کا عالمگیر ہونا، اپنی امّت کا خیر الامم ہونا اور اپنی ختم نبوت کا ذکر فرما کر جلسہ برخاست کر دیا۔ حافظ ابن کثیرؒ کی تصریح کے مطابق حضور سیّد الاولین والآخرین بیت المقدس کے مشاغل سے فراغت کے بعد جنت سے زمرد اور زبرجد کی لائی گئی سیڑھی کے ذریعہ جس کے دائیں بائیں فرشتے قطار اندر قطار تھے آسمان کی طرف تشریف لے گئے۔ حضرت جبرئیلؑ نے آسمان اوّل کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے آواز آئی۔ کون؟ کہا جبرئیل! ساتھ کون؟ کہا۔ محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) دعوت پر آئے یا ازخود؟ دعوت پر! اسی طرح تمام آسمانوں کے دروازے کھلے اور "اَحْیَاهُمَا" کی ترتیب کے مطابق حضرات انبیاء علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔ یعنی پہلے آسمان پر آدم علیہم السلام سے دوسرے پر حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام سے، تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام سے چوتھے آسمان پر ادریس علیہ السلام سے پانچویں آسمان پر ہارون علیہ السلام سے چھٹے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام سے ساتویں اور آخری آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

تمام نے آپ کو مرحبا اور خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد آپؐ سدرۃ المنتہیٰ کی طرف تشریف لے گئے (یہ ساتویں آسمان پر ایک بیری کا درخت ہے جو چیز اوپر جاتی ہے پہلے وہ سدرہ پر رک کر آگے بڑھتی ہے۔ ایسے ہی اوپر سے اترنے والی ہر چیز یہاں رک کر نیچے اترتی ہے اسی لئے اسے "منتہیٰ" کہا جاتا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں آپؐ نے حضرت جبرئیلؑ کو اپنی اصلی شکل میں دیکھا اور اللہ تعالےٰ کے عجیب و غریب انوار و تجلّیات کا مشاہدہ فرمایا۔ سونے کے پتنگے اور پروانے دیکھے جو سدرۃ المنتہیٰ کو گھیرے ہوئے تھے۔ پھر جنّت و دوزخ کا مشاہدہ کرنے کے بعد اور عروج ہوا اور ایسے بلند و بالا مقام تک پہنچ کر وہاں قضاء قدر کے قلمکار مصروف کار تھے۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں نے قلموں کے گھسنے کی آواز سنی۔ پھر اس سے بھی آگے حجابات طے کرتے ہوئے بارگاہِ قدس تک رسائی ہوئی اور پہنچتے ہی سجدہ ریز ہو گئے۔ دیدارِ خداوندی اور بالمشافہ کلامِ الٰہی سے مشرف ہوئے

آپؐ نے فرمایا۔ مجھے تین عطیے عطا کئے گئے (۱) نمازیں (۲) سورہ بقرہ کی آخری آیتوں کا مضمون (۳) غیر مشرک کی بالآخر بخشش ہو جائے گی۔

اس گفتگو کے دوران آپؐ کی ختمِ نبوّت کا ذکر متعدد بار آیا۔ ایک موقعہ پر اللہ نے فرمایا وَجَعَلْتُكَ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ خَلْقًا وَّاٰخِرُهُمْ بَعْثًا۔ میں نے تجھے نبی بنانے کا فیصلہ سب سے پہلے کیا لیکن بھیجا سب کے آخر میں۔ دوسری جگہ فرمایا وَجَعَلْتُكَ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا۔ میں نے تجھے فاتح اور خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا۔

اس پروگرام کے آخری مراحل طے کرنے کے بعد واپسی پر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرنے لگے تو ان کے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا۔ ۵۰ نمازیں مرحمت ہوئی ہیں موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اپنی امّت کا تجربہ کر چکا ہوں آپؐ کی امّت بھی اتنا بوجھ برداشت نہیں کر سکے گی۔ خدا تعالےٰ سے تخفیف کرا لائیے چنانچہ ۵ یا ۱۰ مرتبہ آمد و رفت کے بعد اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ پڑھنے میں یہ نمازیں پانچ ہوں گی۔ لیکن ثواب پچاس ہی کا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس واپس تشریف لائے تو اسی بندھی ہوئی براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ پہنچ گئے۔

بقیہ: احادیث الرسولؐ

طرح شرکِ جلی و خفی اور قلب و نفس کی دوسری کدورتیں دور کرنے اور ایمان و معرفت کا نور حاصل کرنے میں کلمہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللہ خاص اثر کرتا ہے اسی طرح عملی زندگی درست کرنے یعنی معصیات اور منکرات سے بچنے اور نیکی کی راہ پر چلنے میں یہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ خاص اثر رکھتا ہے۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی، مدرسہ رحیمیہ دہلی

مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت کی دعوتی جدّوجہد

یہ مقالہ شاہ ولی اللہ سوسائٹی کے زیر اہتمام مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور کے ایک اجتماع میں پڑھا گیا۔ اجتماع کی صدارت حضرت اقدس مولانا عبید اللہ انور مد ظلہ العالی نے فرمائی۔ (ادارہ)

ہندوستان میں اسلام کی باقاعدہ آمد ساتویں صدی میں حضراتِ صوفیاءِ حق کے ذریعہ ہوئی۔ حضرات صوفیاء نے روحانی قوّت اور خدمتِ خلق کو اسلام کی اشاعت کا وسیلہ بنایا اور نومسلموں کو کلمۂ وحدت پڑھا کر اور خدمت سے ان کے دل جیت کر انہیں اسلام میں داخل کرلیا۔

نومسلموں میں باقاعدہ اسلامی تصورات کی تربیت اور غیر اسلامی رسوم و رواج سے تطہیر کا کوئی انتظام نہ ہوسکا، دینی وعظ و نصیحت کے لیے بزرگوں کے اقوال، کرامات و حکایات اور مثنوی مولانا روم کو کام میں لایا گیا۔ حدیث پاک کی تعلیم برائے نام رہی، قرآن کریم کی تبلیغ و تعلیم کا تو سوال ہی کیا ہے۔

حدیث پاک کی باقاعدہ تعلیم و اشاعت گیارہویں صدی میں حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ کے ہاتھوں ہوئی اور اس کے سو برس کے بعد شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے قرآن کریم کی تعلیم و دعوت کا آغاز فرمایا۔

قرآن کریم کے براہِ راست مطالعہ کو درسِ نظامی میں داخل کیا اور قرآن کے پیغام کو پہنچانے کے لیے اس وقت کی سرکاری زبان فارسی میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا، مختصر تفسیر لکھی اور تفسیر کے اصول مرتب فرمائے۔

تینوں صاحبزادگان نے اپنے والد کے مشن کو آگے بڑھایا اور اُردو اور فارسی میں لفظی اور بامحاورہ تراجم کیے۔

شاہ صاحبؒ کی دعوت قرآنی کو اُن کے جانشینوں نے مزید آگے بڑھایا اور ملک کے کونہ کونہ میں درس قرآن حکیم کی مجالس اور حلقے قائم کیے۔

جماعت ولی اللٰہی کے مشہور مجاہد عالم حضرت شیخ الہندؒ نے مالٹا کی اسارت سے واپس آکر دعوتِ قرآن کی تحریک پر پورا زور دیا اور اپنے شاگردوں اور متوسلین کو اس مشن کی اشاعت پر مامور فرمایا۔

حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد جمعیۃ علماء ہند کے نام سے ایک مذہبی تنظیم کی بنیاد ڈال چکے تھے۔ حضرت شیخؒ نے ہندوستان آکر اسے اپنی سرپرستی میں لیا۔ اب جماعت ولی اللٰہی دو محاذوں پر سرگرم جہاد ہوگئی۔ ایک محاذ ہندوستان کی آزادی کا اور دنیائے اسلام کے بدترین دشمن انگریزوں کے عالمی اقتدار کو ختم کرنے کا۔ اور دوسرا محاذ دعوت قرآنی کے ذریعہ ہندوستان میں اقامتِ دین اور کلمۂ اسلام کی سربلندی کا۔

جماعت ولی اللٰہی کے کچھ اراکین خالص دعوت حق کے کاموں میں مشغول رہے اور ایک بڑا حلقہ دونوں محاذوں پر جہاد حق کے لیے کمربستہ ہوگیا۔

مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ نے دعوت قرآنی کو باقاعدہ دینی نصاب کا جزء بنانے کی کوشش کی جس کی اہمیت کو اس وقت محسوس نہیں کیا گیا اور دینی نصاب کے معاملہ میں بھی تقلید جامد کی راہ اختیار کی گئی لیکن بیس پچیس برس کے بعد ارباب مدارس نے اس کی اہمیت کو تسلیم کیا اور آج دینی مدارس کے عربی نصاب میں بیضاوی اور جلالین کے علاوہ درس قرآن شامل نظر آرہا ہے۔

مولانا احمد علی صاحبؒ روحانی مزاج کے عالم تھے۔ آپ نے ٹکراؤ سے بچ کر تفسیر کا حلقہ عربی مدارس کی تعطیلات کے ایام میں شروع کیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں تفسیر کا کورس پورا کر کے دہلی واپس گیا تو جماعت کے ایک بڑے بزرگ نے پوچھا "کیا پڑھا؟" اس انداز میں ایک ہلکا پن تھا۔ میں ادب کے طور پر خاموش ہوگیا۔ یہ بزرگ تفسیر قرآن کے بڑے عالم تھے۔ اور ان کے تفسیری حلقہ میں قرآن کریم کے نکات و لطائف کا سمندر جوش مارتا تھا۔ ان کے سامنے میں خاموش تو ہوگیا مگر میں خود محسوس کرتا تھا کہ مولانا لاہوریؒ کے مختصر درس نے جو بیش قیمت چیز مجھے دی وہ دعوت قرآنی کا پُرجوش شعور تھا، پرجوش ولولہ تھا جو اپنی جگہ نکات و لطائف سے زیادہ اہم تھا۔

پاکستان کے ایک قرآنی ادارہ کے قائد محترم[1] نے اپنے تازہ تبصرہ میں یہ لکھا ہے کہ مولانا محمود الحسنؒ کے بعد علماء کرام کی جماعتوں کی حیثیت سیکولر جماعتوں کے ضمیمہ کے طور پر رہی۔

(میثاق نومبر ۶۶)

موصوف نے ایک طرف مولانا محمود الحسنؒ کو اپنے دَور کا مجدّد قرار دیا ہے اور دوسری طرف مولانا محمود الحسنؒ کی دعوتِ جہاد کی تاریخ کا صحیح مطالعہ کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی اور یہ ناقص تبصرہ سپردِ قلم فرما دیا۔

مولانا محمود الحسنؒ جب مالٹا سے واپس تشریف لائے تو تحریک آزادی کے لیے مشترک جدّوجہد کا پروگرام ساتھ لائے جو ترکی رہنماؤں کے مشورہ سے تیار ہُوا تھا۔

اس لیے جماعت شیخ الہندؒ کے اکابر علم و تقویٰ شاگردوں نے مشترک تحریکِ آزادی میں حصّہ لیا۔ بطور تابع اور ضمیمہ کے نہیں۔ بطور قائد اور پیش رو کے۔

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ایک طرف شیخ الہندؒ کے شاگردوں کی عظیم جماعت کو مولانا محمود الحسنؒ کے تجدیدی کارناموں میں شمار کرتے ہیں اور دوسری طرف حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ، حضرت مفتی اعظم محمّد کفایت اللہ، حضرت مولانا سیّد محمّد انور شاہ صاحب کشمیریؒ، حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ، حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ، حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ جیسے اساطین اسلام کی جدّوجہد آزادی کو ضمیمہ کہہ کر انگریزی پروپیگنڈہ کی تائید کرتے ہیں۔

---

[1] ڈاکٹر اسرار احمد صاحب، امیر تنظیم اسلامی پاکستان

حقیقت یہ ہے کہ تحریکِ آزادی میں حضرت شیخ الہند رحؒ کے ان محبوب شاگردوں اور رفقاءِ کرام نے جس طرح دشمنِ اسلام انگریز کی پرجوش مخالفت کی اور انگریزِ دشمن قوتوں کی حمایت میں نہایت جذباتی رول ادا کیا اسی طرح مسلمانوں کے ملّی اور دینی تشخص کی حفاظت کے لیے مولانا مدنی رحؒ نے وہی کردار پیش کیا جو ولی اللّٰہی خاندان کا طرۂ امتیاز ہے۔

مولانا مدنی رحؒ نے آزادی کی تحریک کے شباب کے موقعہ پر ۱۹۴۵ء میں جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس منعقدہ لاہور کے خطبہ میں یہ فرمایا تھا:

"مشترک جدّوجہد سے حاصل ہونے والی آزادی اور اس کے نتیجہ میں ظہور میں آنے کی جمہوری حکومت ہماری آخری منزل نہیں ہوگی۔ بلکہ اس آزادی سے ہمارے لیے آخری منزل آسان ہوجائے گی۔"

مولانا محمود الحسن رحؒ کی جماعت کا نصب العین واضح تھا، کوئی لگی لپٹی بات نہ تھی۔ لیکن تقسیمِ ہند نے ہندوستانی مسلمانوں کو اس مقام پر کھڑا کر دیا جہاں وہ اپنی جان ومال کے دفاع میں ہمہ تن مشغول ہوگئے اور اصل نصب العین خطرہ میں پڑ گیا۔

پاکستان کے اسلام پسندوں کی طرف سے یہ آوازیں بلند ہونے لگیں کہ اگر ہندوستان میں گیتا کی حکومت قائم ہوجائے اور مسلمانانِ ہند اس حکومت کے ذمی بنا دیے جائیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ البتہ پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ قائم کردی جائے۔

پاکستان میں تو حکومتِ الٰہیہ کیا قائم ہونی تھی، ہاں جسٹس منیر کا عدالت میں دیا گیا یہ بیان ہندوستان میں خوب اُچھالا گیا اور مسلمانوں کے زخموں پر اس بیان سے نمک مرچیں خوب چھڑکی گئیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ہندوستان کے حالیہ دورہ میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جماعت شیخ الہند رحؒ کے ہزاروں جاں باز کارکنوں نے مولانا حسین احمد مدنی رحؒ، مولانا احمد سعید دہلوی رحؒ، مولانا حفظ الرحمٰن رحؒ، مفتی عتیق الرحمٰن رحؒ اور مولانا محمد میاں رحؒ کی قیادت میں دو طرفہ محاذ پر جو دفاعی اور تعمیری کارنامے انجام دیے اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ہندوستانی مسلمان ہندو فرقہ پرستی کے دباؤ سے نکل چکا ہے۔

جہاں تک پاکستان کی جماعتِ شیخ الہند رحؒ کا تعلق ہے اس پر صرف ایک محاذ پر کام کرنے کی ذمہ داری عاید ہے اور وہ یہ کہ پاکستان کو ایک صحیح مُسلم معاشرہ میں تبدیل کرنے کے لیے بھرپور مکمّل و منظم جدّوجہد جاری رکھی جائے۔

ہندوستانی علماء کا امتحان اس میں ہے کہ وہ ملکی زندگی کی مشکلات میں استقامت علی الحق کا کتنا ثبوت دیتے ہیں۔

اور پاکستانی علماء کا امتحان اس میں ہے کہ وہ مدنی زندگی کی خوشحالیوں میں استقامت وعزیمت کا کیسا کردار پیش کرتے ہیں۔

ایک طرف پاکستان کے اندر مغربی فیشن پرستی کا زور ہے اور دوسری طرف اشتراکی الحاد کا طوفان پاکستان کی سرحدوں سے ٹکرا رہا ہے۔

پاکستان کی مولانا محمود الحسن رحؒ کی جماعت نے اگر متحد ہوکر اور دینی تحریکوں کے ساتھ تعاون کی راہ اپنا کر اسلام کی سرفرازی وسربلندی کے لیے ٹھوس جدّوجہد نہ کی تو اس سیلاب میں نہ اربابِ مدارس کا پتہ چلے گا اور نہ اربابِ خانقاہ کا وجود باقی رہے گا۔

میں یہ آواز اس جگہ سے بلند کر رہا ہوں جہاں سے تقریباً پچھلی نصف صدی تک اسلام کی صدائے حق پورے جوش وجلال کے ساتھ بلند ہوتی رہی ہے۔

باقی ص پر

اسلام میں حکومت کا نظام

ظہیر احمد تاج صاحب، کراچی

حکومت کا مقصد امن قائم کرنا ہوتا ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک اللہ کا نظام ہے وہ اللہ جو سب کا خالق ہے اور سب سے بڑا منتظم ہے۔ اللہ کے نظام کی خوبی یہ ہے کہ اس پر عمل کرنے سے امن قائم ہوتا ہے، خوشحالی پیدا ہوتی ہے اور ثواب بھی ملتا ہے جو آخرت کی زندگی کا سرمایہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں اور بہت سے نظام ہیں جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ امن قائم کرنا ہے۔ وہ سب انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اور آپس میں اتنے مختلف ہیں کہ ایک ملک کے نظام کو دوسرے ملک کے دستور کے مقابلے میں پڑھ کر کہنا پڑتا ہے کہ یہ نظام امن نہیں بلکہ جنگ کو قائم کرنے والے ہیں۔

ان نظاموں میں سے بعض شخصی حکومت والے ہیں۔ یعنی بادشاہ تمام حکومت کا مالک و مختار ہوتا ہے۔

بعض پارلیمنٹری یعنی الیکشن کے ذریعے چنے ہوئے نمائندوں کی مجلس پوری سلطنت کا قانون بناتی ہے اور بادشاہ برائے نام ہوتا ہے۔

بعض جمہوری یعنی الیکشن کے ذریعہ چنے ہوئے نمائندوں کی مجلس آپس میں سے چن کر ایک صدر بناتی ہے۔ پھر یہ مجلس صدر کے ماتحت رہ کر ملک کا انتظام کرتی ہے۔

بعض ڈکٹیٹر شپ یعنی ایک شخص اپنی حکومت قائم کر کے ملک کا انتظام کرتا ہے وہ اگرچہ بادشاہوں کی مانند مال و دولت کا مالک نہیں ہوتا اور عام آدمی کی طرح قانون کا پورا پابند ہوتا ہے مگر اختیار اور حکم چلانے میں بادشاہوں جیسا ہوتا ہے۔

ان تمام دنیاوی نظاموں میں خرابی یہ ہے کہ یہ لوگوں کی خواہشات کی نذر ہو جاتے ہیں پارٹی بازی میں صحیح راستے اور اچھے قانون جان بوجھ کر بھلا دئے جاتے ہیں۔ ہر شخص دوسرے سے زیادہ عزت و مرتبہ حاصل کرنے کی دھن میں لگ جاتا ہے۔ قومیں ملکوں میں اور ملک چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہو کر تعصب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس پارٹی کو الیکشن میں جیت حاصل ہوتی ہے وہ اپنے طرفداروں کو فائدہ پہنچانے والے قانون بناتی ہے۔ ہارنے والی پارٹی مدتوں تک بدلہ لینے کے جذبے میں بھر جاتی ہے پھر نیکی اور برائی کا کوئی اندازہ باقی نہیں رہتا۔ ملک میں امن قائم ہونے کی بجائے بغض، کینہ،

(باقی ۲۱ پر)

دشمنی، جہالت اور جنگ کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں اور چونکہ ان انسانی نظاموں میں آخرت کا ڈر نہیں ہوتا اس لئے بے حیائی، بے ایمانی اور بے انصافی عام ہو جاتی ہے جس کا لازمی نتیجہ پریشانی اور تباہی ہے۔

ان کے مقابلہ میں اسلامی نظامِ حکومت ان تمام خرابیوں سے پاک ہے اس پر چل کر حاکم اور محکوم انسانیت کی ایک سطح پر رہتے ہیں۔ خدا کا قانون سب کے لئے اطمینان کا باعث ہوتا ہے۔ ذاتی خواہشات کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس لئے فساد نہیں ہوتا۔ البتہ مسلمان ہو کر غیر اسلامی نظام کو قبول کرنے اور اسلام سے سرکشی کرنے میں بہت زیادہ خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں پھر دنیا داروں کی طرح بھی زندگی گذارنا مشکل ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلامی نظام پر عمل کرنا بہت دشوار ہے۔ کئی فرقوں کی نمازیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ وہ کیسے اتفاق کریں گے۔ چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا وغیرہ سخت ہے ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اسلام میں حکومت کا نظام کیا ہے۔ اس کی مختصر صورت یہ ہے:۔

۱۔ اسلامی قانونِ فوجداری
۲۔ اسلامی قانونِ دیوانی
} بس

یہ دونوں قانون مکمل صورت میں موجود ہیں۔ ایک ہزار سال تک مختلف ملکوں میں ان پر عمل ہوتا رہا۔ ان میں نماز نہیں آتی روزہ نہیں آتا اور عقیدوں سے تعلق رکھنے والی کوئی بات نہیں آتی۔ پھر اختلاف پیدا ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

قانونِ فوجداری کے ماتحت اسلام میں فوجی بھرتی سب کے لئے لازمی ہے۔ برائیوں اور بے حیائی کی سخت سزا ہے۔ چوری اور بدکاری سوسائٹی کے گناہ ہیں۔ اس لئے ان کی سزا سخت رکھی گئی ہے۔ آج کل لاکھوں کی تعداد میں چور ہیں۔ ہلکی سزا ہونے کی وجہ سے ان کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ لیکن اسلامی قانون جاری ہونے کے بعد جہاں چند چوروں کے ہاتھ کٹے، سب کچے پکے چور چوری کو بھول جائیں گے۔ پھر صرف گنتی کے چند چور باقی رہ جائیں گے اور ہر جگہ اشتہار بن کر پھریں گے۔

اسی طرح بے حیائی و بدکاری سوسائٹی کے سخت ترین گناہ ہیں جو کسی طرح معاف نہیں ہو سکتے۔ قتل کا بدلہ قتل بلکہ خون بہا بھی ہے (یعنی روپے سے بدلہ دیا جا سکتا ہے) مگر بے حیائی کی سزا کوڑے لگانا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قوم ہر قسم کی برائی سے پاک صاف ہو جائے گی۔

اسلام میں شراب اور جوا بھی حرام ہے۔ شرابیوں اور جواریوں کو کوڑے لگانا اور انہیں ذلیل کرنا سزا ہے۔ یہ بھی سوسائٹی کے گناہ ہیں۔

ذاتی گناہ، توبہ کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں یا ان کی سزا قدرتی طور پر ملتی ہے۔ ذاتی گناہ سے مراد عبادت میں کمی اور خراب عقیدے رکھنا وغیرہ ہیں۔ جو "حقوق اللہ" میں آتے ہیں لیکن سوسائٹی کے گناہ "حقوق العباد" میں آتے ہیں۔ ان پر حکومت کی طرف سے سزا دینا اصولاً نہایت ضروری ہے۔

اب ظاہر ہے کہ اسلام کے فوجداری قانون کے جاری ہونے کا لازمی نتیجہ امن ہے۔

اسی طرح "دیوانی قانون" وراثت کی تقسیم اور گھریلو جھگڑوں کے لئے ہے۔ اس کے اصول

حافظہ کے نمونے

انتظار حسین اسعد قادری

مشہور صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بہت سی حدیثیں بیان کی ہیں آج بھی حدیث کی کتابوں میں ان کی ۵۳۷۴ روایتیں موجود ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی زیادہ احادیث بیان کرنے کی وجہ سے کچھ لوگوں کو شبہ ہوا کہ کہیں یہ غلطی تو نہیں کر جاتے؟ یہ شبہ دمشق کے خلیفہ مروان بن الحکم تک پہنچایا گیا خلیفہ نے حضرت ابوہریرہؓ کو بلایا۔ مجلس لگی خلیفہ نے حدیثیں پوچھیں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے تفصیل کے ساتھ بیان کیں۔ مجلس برخاست ہوگئی اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کے ذہن سے یہ مجلس بھی ختم ہوگئی لیکن ایک راز تھا جس کا علم دربار کے لوگوں کو نہ ہو سکا خلیفہ کے حکم سے اس کے سیکرٹری نے مجلس کے موقع پر ہی چھپ کر وہ تمام احادیث نوٹ کرلیں سال گذر گیا پھر خلیفہ نے حضرت ابوہریرہؓ کو بلایا خلیفہ نے سیکرٹری کو ہدایت دے رکھی تھی کہ ایک سال پہلے تم نے چھپ کر جو کچھ لکھا تھا اسے آج نکالو اور پھر چھپ کر غور سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایات کو لکھی ہوئی احادیث سے ملاؤ میں آج پھر دینی روایتیں دریافت کروں گا۔

حضرت ابوہریرہؓ تشریف لائے دربار لگا۔ خلیفہ مروان نے حدیثیں پوچھنی شروع کیں۔ حضرت ابوہریرہؓ احادیث بیان فرمانے لگے اور پردہ کے پیچھے سیکرٹری خاموشی سے اپنا کام کرتا رہا۔ مجلس ختم ہوئی لوگوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی اور حضرت ابوہریرہؓ کے تشریف لے جانے کے بعد خلیفہ مروان نے سیکرٹری کو بلا کر پوچھا کہو کیا رپورٹ ہے سیکرٹری نے جواب دیا خلیفۃ المسلمین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کا غیر معمولی حافظہ حدیث بیان کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ میں نے ان سے جو کچھ سن کر لکھا تھا آج وہ میرے ہاتھ میں تھا وہ کہتے جاتے اور پردہ کے پیچھے میں انہیں ملاتے جاتا کہیں بھی ایک لفظ نہ زیادہ ہوا نہ کم۔ مروان اپنے کئے پر شرمندہ ہوا اور نظریں نیچی کئے محل کی راہ لی۔

مشہور خلیفہ ہشام بن عبدالملک کا دربار لگا ہوا تھا کہ اچانک مشہور تابعی اور محدث حضرت ابن ہشاب زہریؒ تشریف لائے۔ ہشام کے ذہن میں یہ بات آئی کہ امام زہریؒ کے حافظہ کا امتحان لیا جائے۔ اس نے امامؒ سے کہا حضرت میرے لڑکے کو حدیث یاد کرنے کی بڑی خواہش ہے آپ اس کے لئے کچھ احادیث لکھوا دیں۔ حضرت امام نے خلیفہ کی درخواست قبول فرمالی خلیفہ نے کاتب کو بلوایا اور امام نے ایک گوشہ میں بیٹھ کر چار سو احادیث زبانی لکھوا دیں۔ امام صاحب واپس گھر تشریف لے گئے اور بات آئی جاتی ہوگئی ایک عرصہ بعد پھر امام زہریؒ خلیفہ سے ملاقات کو گئے باتیں ہوئیں خلیفہ نے درمیان میں کہا حضرت بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ نے جو احادیث میرے بیٹے کے لئے لکھوا دی تھیں وہ گم ہو گئی ہیں حضرت امام صاحبؒ نے

کہا آپ کاتب کو بلوائیں انشاءاللہ پھر لکھوا دوں گا خلیفہ بھی یہی چاہتا تھا اس کاتب کو حکم دیا اور امام صاحب نے دوبارہ چارسو احادیث زبانی لکھوا دیں اور خلیفہ کو پیش کر کے لوٹ آئے ۔ امام صاحبؒ کے جاتے ہی خلیفہ نے کہا آج امام صاحبؒ کا امتحان تھا اس نے "تازہ مسودہ ہاتھ میں لیا اور عرصہ پہلے کا مسودہ منگوایا جس کے بارے میں امام صاحب سے کہہ چکا تھا کہ گم ہو گیا ہے دونوں مسودوں کو ملا کر دیکھا تو ان میں کسی لفظ کا فرق نہیں تھا ۔

خراسانی امیر عبداللہ بن طاہر کے دربار میں ایک مشہور عالم محدث حضرت اسحاق بن راہویہؒ سے بحث کر رہے تھے مسئلہ مشکل اور پیچیدہ تھا ۔ دونوں بزرگ اپنے اپنے دلائل پیش کر رہے تھے مقابل کے عالم نے کسی کتاب کی عبارت سنائی ۔ حضرت اسحٰق نے فرمایا کہ عبارت غلط ہے پھر انہوں نے صحیح الفاظ سُنائے ۔ عالم نے بار بار کہا مجھے صحیح یاد ہے ۔ حضرت اسحاق نے خراسانی امیر کو مخاطب کر کے کہا کہ کتب خانہ سے کتاب منگوا لی جائے لہٰذا کتاب حاضر خدمت کی گئی ۔ امیر نے کتاب حضرت اسحٰقؒ کی طرف بڑھائی انہوں نے فرمایا کتاب آپ خود پڑھ لیں جو بات کہہ رہا ہوں وہ فلاں صفحہ پر اور فلاں سطر پر مرقوم ہے ۔ چنانچہ امیر نے حضرت کے بتائے ہوئے صفحہ اور سطر کو پڑھا تو ہو بہو وہی الفاظ مرقوم تھے جو حضرت اسحاق نے بتائے تھے ۔

(نقیب الہند)

امام بخاریؒ کو پانچ لاکھ احادیث یاد تھیں ان میں سے منتخب کر کے ۹۰۸۲ بخاری میں جمع کیں ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل کیا استخارہ کیا پھر بخاری میں درج کیں اور سولہ سال روزے سے رہے نوے ہزار علماء نے براہ راست امام بخاریؒ سے بخاری پڑھی ۔ امام بخاریؒ کا طالب علمی کا دور ہے استاد کی محفل میں جا کر بیٹھے ۔ طالب علم سارے حدیث لکھ رہے ہیں امام بخاریؒ بیٹھے ہوئے ہیں کچھ نہیں لکھتے کافی دن گذر چکے ، ساتھیوں نے کہا آپ لکھتے کیوں نہیں وقت ضائع کر رہے ہو عمر ضائع کر رہے ہو ۔ چپ ہو گئے دوسرے دن یا تیسرے دن پھر کہنے لگے اگر تو نے لکھنا نہیں تو وقت ضائع نہ کر ، چھوڑ کوئی اور کام کاج کر ۔ غصے میں آئے ابھی نوجوان ہیں پڑھ رہے ہیں فرمایا کیوں تنگ کرتے ہو بھائی اپنا کام کرو ، مجھے سُننے دو ۔ انہوں نے کہا ہم تیرے بھلے کے لئے کہتے ہیں اچھا پھر تیار ہو کر بیٹھو اور نکال لو اپنی کاپیاں ، لکھا ہے ۱۵ ہزار احادیث لکھی جا چکی تھیں فرمایا کاپیاں کھولو اور ترتیب وار سنو ، ہفتہ کو کونسی احادیث پڑھیں اتوار کو ، پیر کو ، منگل کو ، فرمایا سُنتے جاؤ اور اپنی کاپیاں صحیح کرتے جاؤ ایک ہی مجلس میں ۱۵ ہزار احادیث سُنا دیں ۔ اللہ اکبر ۔

امام بخاریؒ جب بغداد پہنچے علماء تھے بہت زیادہ اور پھر مولوی جو ہوتے ہیں یہ مولوی ہر ایک کو جلدی نہیں مانتے جو عالم دین ہو وہ ہر ایک کا جلدی معتقد نہیں ہوتا ۔ کیونکہ وہ تو خود عالم ہے وہ تو اُسی کو مانے گا جو اُس سے اونچا ہو ۔ تو ایک علماء کرام نے میٹنگ کی کہ امام بخاریؒ آ رہے ہیں اس کو مجلس میں کچھ مزہ چکھانا ہے یہ کوئی جائز طریقہ نہیں ہے ۔ لیکن عادت ہے پھر ایسا کرو دس آدمی چُن لو اور ہر ایک کو دس دس حدیثیں دے دو یہ کل سو حدیثیں بن گئیں ۔ تو ایک عالم اُٹھے دس حدیثیں پڑھے ۔ حدیث پڑھنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ فلاں روایت کرتا ہے فلاں سے فلاں روایت کرتا ہے ، فلاں سے فلاں روایت کرتا ہے تابعی سے وہ روایت کرتا ہے صحابی سے اور صحابی حضورؐ سے ۔ امام بخاریؒ بغداد پہنچے کہ مولوی صاحب

(باقی ۲۴ پر)

یادِ رفتگان

قاری محمد امین

گذشتہ ماہ حضرت مولانا علی اصغر صاحب عباسی کے والد گرامی مولانا فیض رسول صاحب عباسی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون ۔

مرحوم ایک متقی دیندار و متشرع انسان تھے اور امام الاولیاءؒ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص تھے ۔

ایک شیخ طریقت کی سب سے بڑی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ مرید کو اپنے رنگ میں رنگ دے ۔ مرحوم میں فروتنی ، انکساری ، تواضع اور شفقت علی الخلق جیسی صفات بدرجہ اتم موجود تھیں ۔ اور یہ سب کچھ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان تھا ۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی لیکن اس پیرانہ سالی کے باوجود اوراد اشغال و دینی معلومات میں فرق نہیں آیا ۔ راقم الحروف جب بھی مسجد نیلا گنبد جاتا مرحوم اپنے اوراد و تلاوت کلام میں مصروف رہتے ۔ آپ ایک قائم اللیل و صائم النہار بزرگ تھے ۔ انہیں دیکھ کر قرنِ اوّل کے ایک مسلمان کی یاد تازہ ہو جاتی تھی ۔ مرحوم نے برصغیر کی تمام دینی تحریکوں میں حصہ لیا ۔ تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ تحریک پاکستان میں حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کی سرکردگی میں صوبہ سرحد کا دورہ کیا اور ۱۹۴۷ء کے ریفرنڈم میں مخالفین پاکستان کو شکست فاش دی مولانا علی اصغر صاحب عباسی قابل صد مبارکباد ہیں جنہوں نے اپنے والد گرامی کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ۔ یہ صرف مرحوم کی دعاؤں کا ثمرہ ہے ۔ کہ مولانا علی اصغر صاحب عباسی جیسے جید و عالم باعمل انسان جامع مسجد نیلا گنبد میں درس قرآن سے لوگوں کے قلوب و اذہان کو منور فرماتے ہیں ۔ اللہ پاک مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے ۔ اور ان کے تمام اعزہ و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

DAR UL ARSHAD
Madni Road ATTOCK CITY.
(Pakistan)

Phone No. :- 2484

دار الارشاد
مدنی روڈ اٹک شہر
(پاکستان)

DATE 16-4-85

[illegible]

دفینۂ سیم و زر

محمد علی بوستان مسلم ایم اے ر کامیاب ہسپتال، جڑانوالہ

مبارک نام سے تیرے الٰہی! عیاں زیرِ فلک سب کبریائی
سعادت ہے بچانا سیم و زر کا وطن کے باغ میں گلہائے تر کا
دو مل کر ایک ایک حاصل گیارہ ضیا کی ہے کرن چھوٹا ستارہ
صدف غیری نہیں لاتی دفینہ نہ زر پاشی سے حاصل ہے خزینہ

جو بچ سکتا ہے ممکن سب بچاؤ
مگر اغیار سے لے کر نہ کھاؤ

ہے زر اغیار کا موجِ تلاطُم سفینے جن میں ہو جاتے ہیں سب گُم
نشاں ملتا نہیں سروِ رواں کا نہ شوکت کا کہیں نہ عزّ و شاں کا
لباسِ کہنہ کہنے کو ہے شلوار مگر ہے سادگی کی تیز تلوار

پس اندازی ہے جَیشِ کامرانی
سُوئے فتح و ظفر مُلکی روانی

خریدو، بیچ دو، جوڑو، کماؤ جو اِک ہو آج، اپنا کل سوا ہو
بڑھاؤ رات دن اپنا تعاوُن معیشت کا یہی ہے بس تَن و بُن

دُعا میں جملہ افرادِ وطن ہوں
عمل میں خوفِ مولا اور سُنن ہوں

موت العَالِم موت العالَم

حضرت حاجی محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ اقدس حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز ۱۱ اپریل بروز جمعرات بوقت پونے چار بجے اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔

عملہ و ارکان انجمن خدام الدین پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ نیز بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور متعلقین و متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(ادارہ)

جامع مسجد شیرانوالہ میں

آیت کریمہ

۲۵ اپریل۔ بعد نماز مغرب پڑھی جائے گی۔

بقیہ: اسلام میں ۔ ۔ ۔ ۔

بھی ایسے ہیں کہ بہت جلدی فیصلہ ہوتا ہے۔ آج کل کی طرح مدعی اور مدعا علیہ عدالت کی فیسوں اور وکیلوں کے چکر میں تباہ نہیں ہو سکتے۔

غرض کہ انسانیت کی بہترین خدمت اور امن کا قیام صرف اسلامی قانون کے جاری ہونے پر ہو سکتا ہے۔

وکیل صاحب!

"ہاں! تم لوگوں نے ان مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کر لیا۔ پھر قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ سے کون جھگڑے گا، یا ان کا وکیل کون ہو گا؟"

(سورۂ نساء آیت ۱۰۹)

ترجمہ حضرت لاہوریؒ

مرسلہ: عبدالواحد بیگ پینٹر، ملتان

تعلیم القرآن سوسائٹی کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

زیرِ صدارت: جانشینِ شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ، یکم مئی ۱۹۸۵ء بمطابق ۱۰ شعبان المعظّم بروز بدھ ۸ بجے صبح جامع مسجد شہداء ریگل چوک لاہور ہو رہا ہے۔ جس میں مقابلہ حسنِ قرأت تقاریر و دینی مسائل اور علماء کا خطاب ہو گا۔ شمولیت کی درخواست ہے۔

المعلن: شیخ ظہیر الدین جنرل سیکرٹری (اعزازی)
تعلیم القرآن سوسائٹی رجسٹرڈ ۱۵۱ این سمن آباد لاہور

بچوں کے لئے

جھوٹ گناہ کبیرہ ہے

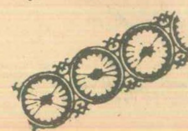
بچّو! میں اِک بات کہوں — چپکے سے اِک راز کہوں
جھوٹ ہے باعثِ رسوائی — سچ سے خوش ہے خدائی بھی
صِدق کا ہر دَم سر اونچا — جھوٹ کا سر ہر پَل نیچا
صِدق سراپا رحمت ہے — جھوٹ سراپا زحمت ہے
صِدق میں اک شیرینی ہے — جھوٹ میں بس بے چینی ہے
سچّے کا ہے بول بالا — جھوٹے کا ہے منہ کالا
صدق ہے نیکوں کی خصلت — جھوٹ بُروں کی ہے عادت
سچّا نبیوں کا ساتھی — جھوٹا شیطان اور پاپی
سچ ولیوں کا وطیرہ ہے — جھوٹ گناہ کبیرہ ہے
جھوٹ ذلیل کراتا ہے — سچ جنّت پہنچاتا ہے
سچ سے راضی دنیا ساری — رکھنا گرہ میں بات ہماری
بات کرو تو سچ بولو — سچ کے لئے ہی لب کھولو

رکھنا بات ندیم کی یاد
ورنہ ہوگے تم برباد

★ ندیم احمد القاسمی

بقیہ : حافظہ کے نمونے

کھڑے ہوئے روایت کی فلاں فلاں حدیث بیان کروں پھر دوسری تیسری چوتھی پانچویں آخر دس کی دس پڑھ دیں۔ اور ساتھ ساتھ امام بخاری سے پوچھتا گیا آپ، اس حدیث کو جانتے ہیں اور چکّر یہ چلایا انہوں نے راویوں کے ناموں میں گڑبڑ کر دی۔ پہلی حدیث کے دوسری حدیث کے ساتھ تیسری حدیث کے چوتھی حدیث کے ساتھ پڑھ دیا۔ خیر امام بخاریؒ اُٹھے فرمایا پہلے مولانا صاحب کھڑے ہو جاؤ فرمایا آپ نے دس حدیثیں پڑھیں اور پہلی حدیث جو آپ نے پڑھی اس کے ساتھ سند غلط لگائی آپ نے حدیث کے الفاظ تو صحیح پڑھے سند غلط ہے مجھ سے صحیح حدیث سند کے ساتھ سُن۔ صحیح سند پڑھ دی دوسری حدیث الفاظ صحیح ہیں سند غلط ہے میں صحیح پڑھتا ہوں دس حدیثیں بیان فرمائیں پھر دوسرے کو کھڑا کیا۔ ترتیب سے پھر تیسرا چوتھا آخر دسویں تک سب کو کھڑا کر کے صحیح حدیث پڑھ دیں اور فرمایا بخاری تم سے شکست نہیں کھاتا۔ پھر انہوں نے امام بخاری کے ہاتھ چوم لئے کہ تجھ جیسا حافظ نہیں دیکھا۔



طبّی مشورے

براہ راست جواب کے خواہش مند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

دماغی کمزوری

س : میں ایک طالب علم ہوں۔ میرا ذہن بہت کمزور ہے جو سبق رات کو یاد کرتا ہوں صبح بھول جاتا ہوں۔ نیز سر میں درد ہوتا ہے کوئی علاج بتائیں۔

(ظہور الدین۔ رہتاس بھکر)

ج : آپ ہماری دوائی دماغی منگوا کر استعمال کریں یا صبح، دوپہر شام کھانے کے بعد ۴ ماشہ سونف سبز چبا کر کھایا کریں۔

گلے کا کینسر

س : میرے بیٹے کو گلے کا کینسر ہے۔ عمر ۲۵ سال ہے ہمیں کسی سے معلوم ہوا ہے کہ آپ سے جو بھی علاج کراتا ہے صحت یاب ہو جاتا ہے۔ براہِ مہربانی اس خط کا جواب جلد دیں اور کوئی نسخہ تجویز کر کے خدام الدین میں شائع کر دیں۔

(فضل الدین، کامونکی)

ج : معلوم ہوتا ہے آپ بڑے سیدھے سادے انسان ہیں خدام الدین میں تو نسخے خطوط کی ترتیب ہی سے باری آنے پر شائع ہوتے ہیں۔ آپ کو جوابی لفافہ بھیجنا چاہئے تھا یا خود مریض کو لا کر دکھائیں ایسے مریض کی عدم موجودگی میں علاج تجویز کرنا دشوار ہے۔

گلے کی خراش

س : بندہ کا گلا اکثر خراب رہتا ہے اور گلے میں خراش رہتی ہے۔ بات کرتے ہوئے گلے کو بار بار صاف کرنا پڑتا ہے۔ میری عمر ۲۷ سال ہے۔ گلے کا اپریشن بھی کرایا گیا تھا۔

قاری محمد صادق ظفر
دانیوال۔ دہاڑی

ج : برگ شہتوت اور نمک پانی میں جوش دے کر صبح و شام غرغرے کریں۔ اسی طرح املتاس کے گودے کو پانی میں حل کر کے رات سوتے وقت غرغرے کریں نیز شربت شہتوت خانہ ساز ایک چمچی میں مرچ سیاہ پسی ہوئی ایک ماشہ ملا کر چاٹ لیا کریں۔

یرقان

س : نومبر ۸۴ء میں مجھے یرقان ہو گیا۔ ایک ماہ ہسپتال میں رہا۔ وہاں گلوکوز کی قریباً ایک سو بوتلیں لگائی گئیں۔ الحمد للہ! اب طبیعت ٹھیک ہے۔ گیس وغیرہ کی تکلیف موجود ہے۔ آپ کی دوائی اکسیر الکبد میرے پاس موجود ہے مناسب مشورہ دیں۔

(خاکی خان۔ واہ کینٹ)

ج : اکسیر الکبد صبح دوپہر شام کھانے کے بعد ½ ماشہ کھاتے رہیں نیز دن بھر میں پانی زیادہ پیا کریں۔ گنے کا رس، مالٹا، انار وغیرہ کا رس پئیں۔ لیموں کی سکنجبین بھی پئیں۔ انشاء اللہ

تبصرہ

نام کتاب :۔ معشوقہ پنجاب
مصنف :۔ چوہدری افضل حق رح مفکر احرار
قیمت :۔ چھ روپے
ناشر :۔ القاسم شیخوپورہ
ملنے کا پتہ :۔ سُنّی پبلیکیشنز، الوہاب مارکیٹ اردو بازار لاہور ۲

احرار کی دینی خدمات کا اعتراف ملک عزیز کے ہر شخص کو ہے، سیاسی، دینی، تحریری اور تقریری میدان میں احرار کے رہنماؤں نے وہ گراں قدر خدمات سرانجام دیں کہ ایک زمانہ اس پر عش عش کر اٹھا۔ اس ولی اللٰہی طائفہ کے سرخیل اور مفکر چوہدری افضل حق رح نے سیاسی میدان میں خدمت ملک وملت کے ساتھ ساتھ ادبی اور تحریری میدان میں جو وراثت چھوڑی ہے اس میں ایک معاشرتی انقلاب برپا کرنے والا یہ مختصر سا کتابچہ ہے۔ جس میں سماجی خرابیوں اور برائیوں کے خلاف احتجاج کیا ہے جس میں ہمدرد جراح کے نشتر کی طرح بظاہر سختی مگر فی الحقیقت بھلائی مضمر ہے۔

زیر نظر رسالہ میں وارث شاہ کی المناک اور اخلاق سوز کہانی کی حقیقت کو واضح فرمایا ہے۔ اور نوجوان مردوں اور عورتوں کی اخلاقی بے راہروی کے اسباب کی نشاندہی فرمائی ہے۔ انداز سراسر ادیبانہ اور صحافیانہ ہے تاکہ ہر کس وناکس ذوق وشوق سے استفادہ کر سکے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے قارئین اس علمی خزانے سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔

نام کتاب :۔ حیاتِ طیبہ
(حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رح)
ترتیب وتالیف :۔ ڈاکٹر محمد حسین انصاری للٰہی
قیمت :۔ ۴۵/- روپے

ملنے کے پتے

۱۔ مولانا عزیز الرحمٰن انوری مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام مین بازار سنت پورہ فیصل آباد
۲۔ حافظ محمد ہاشم سرگودھوی مرکزی جامع مسجد صدیقیہ آئی بلاک علامہ اقبال کالونی سمندری روڈ فیصل آباد
۳۔ سُنّی پبلی کیشنز الوہاب مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور ۲
۴۔ ذوالنورین اکادمی بھیرہ ضلع سرگودھا
۵۔ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور
۶۔ پاک اکیڈمی آرام باغ، کراچی

زیر نظر کتاب "حیاتِ طیبہ" حضرت سید الطائفہ مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ العزیز کی پاکیزہ زندگی کے پاکیزہ حالات، ارشادات، ملفوظات اور کلمات طیبات کا ایمان افزا اور یقین افروز مجموعہ ہے۔ جسے فاضل اور معروف مصنف ڈاکٹر صاحبزادہ محمد حسین انصاری تمیمی للٰہی نے نہایت محنت، سے مرتب کیا ہے۔ اور "القادر، ناشرانِ کتب اسلامی" لاہور نے بڑے خوبصورت طریق سے شائع کیا ہے۔

سید الطائفہ، قطب الارشاد حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ العزیز قریبی دور کے ان زعماء میں سے تھے۔ جن کا وجود کائنات اور کائنات میں بسنے والے انسانوں کے لئے کسی بڑی سے بڑی نعمت سے کم نہیں ہوتا۔ ایسے پاکیزہ انسان صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ سچ ہے کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت اقدس سرہ العزیز سے کسب فیض حاصل کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں ملک اور بیرون ملک موجود ہیں۔ ان کی زبان سے نکلے ہوئے جملے تیر کی طرح دل ونگاہ میں پیوست ہو جاتے۔ ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پَر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

حضرت سرہ العزیز کی ساری زندگی دین مبین کی ترویج واشاعت اور لوگوں کی باطنی اور ظاہری اصلاح کرنے میں گذری۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک گوشہ روشنی کا مینار ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ان پاکیزہ ہستیوں کے پیغام اور پروگرام کو آج کی نسل تک پہنچایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ دین کی صحیح سمجھ حاصل کر سکیں۔

" حیاتِ طیبہ "حضرت اقدس حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی پاکیزہ زندگی پر ایک مفصل اور خوبصورت کتاب ہے۔ چھ سو چونتیس ۶۳۴ صفحات پر پھیلا ہوا یہ ضخیم مجموعہ پڑھنے اور زندگی میں کام آنے کی چیز ہے۔ قارئین کو اس قیمتی تحفہ سے ضرور استفادہ کرنا چاہیئے۔

نام کتاب :۔ معلم اخلاق (صلی اللہ علیہ وسلم)
مصنف :۔ محمد یامین ظفر ایم۔اے (علوم اسلامیہ) بی ایڈ
قیمت :۔ بیس روپے
ملنے کا پتہ :۔ مہتمم مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم نظام پورہ، بہاول نگر

دنیا کے تمام مصنفوں، مؤلفوں اور مورخوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ آج تک دنیائے صحافت میں جتنا سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر لکھا گیا ہے کسی اور شخصیت پر نہیں۔ بلکہ یہ ایسا سمندر ہے جس میں جتنے غوطے لگائے جائیں کم ہیں۔

یہ بات حقیقت ہے کہ اسلام دنیا میں اخلاق سے پھیلا لیکن مستشرقین نے گمراہ کن پروپیگنڈہ کے ذریعہ غلط تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے۔ اسلام سے پہلے انسانیت کی جو حالت تھی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اور اسلام کے بعد انسانوں میں جو اخلاقی تبدیلیاں آئیں ان سے انکار ممکن نہیں۔ اسلام نام ہی ایمانِ محکم اور اخلاقِ حسنہ کا ہے اور پھر یہ آپ ہی کے اخلاقِ فاضلہ کا نتیجہ تھا کہ وہ عرب جو اسلام سے پہلے جاہلانہ اور بہیمانہ صفات کے حامل تھے اور جنہیں اونٹ تک چرانا نہیں آتے تھے وہ اقوام کے رہبر و رہنما بن گئے۔

زیر نظر کتاب "معلم اخلاق" ایک نوجوان مصنف کی محبت وعقیدت کی تصویر ہے۔ جو اس نے صحیح جذبے اور خلوص سے لکھی ہے۔ ان کی تحریر سے حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو مہکتی صاف دکھائی دیتی ہے۔ کمال خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ ہر عبارت کے چھوٹے چھوٹے موضوعات بنا دیئے گئے ہیں۔ جس سے مطالعہ میں آسانی رہتی ہے۔

قارئین کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے کہ اس کے مطالعہ سے آنکھوں کا نور بڑھے گا اور دل ودماغ کو سکون نصیب ہوگا۔

بقیہ : مولانا محمود الحسن رح کی .... جدوجہد

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

باللہ مدد

زیر اہتمام
فنِ تجوید و قرأۃ کی معیاری درسگاہ
مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ (رجسٹرڈ)
عقب کچہری ملتان
پاکستان

سالانہ عظیم الشان جلسہ
تبلیغی اصلاحی

زیر صدارت ... حضرت مولانا غلام قادر صاحب ملتانی

بمقام
قاسم باغ قلعہ کہنہ
بتاریخ ۲۶، ۲۷ اپریل ۱۹۸۵ء
بمطابق ۵، ۶ شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ
بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ

آپ سے التماس ہے کہ مع احباب جلسہ کی ہر نشست میں شرکت فرمائیں
مستورات کے لیے باپردہ جگہ کا انتظام ہوگا

۲۷ اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب حضرت مولانا میاں محمد اجمل صاحب قادری مجلس ذکر کروائیں گے

سرپرست اہل سنت شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ **عبدالستار صاحب تونسوی** صدر تنظیم اہل سنت پاکستان ملتان

سید مولانا **خالد محمود صاحب** پی ایچ ڈی لندن — سرپرست تنظیم اہل سنت پاکستان لاہور

مولانا **محمد ضیاء القاسمی صاحب** فیصل آباد — ناظم اعلیٰ تنظیم اہل سنت پاکستان ملتان

حضرت مولانا **عبدالقادر صاحب قاسمی** ملتان

حضرت مولانا قاری **نورالحق صاحب قریشی** (سابق) صدر ... ملتان

حضرت مولانا **سید عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری** — ناظم اعلیٰ تحریک تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا **محمد امین صاحب صفدر** اوکاڑہ

صاحبزادہ حضرت مولانا **محمد اجمل صاحب قادری** لاہور

حضرت مولانا سید **منظور احمد شاہ صاحب**

حضرت مولانا **عبدالغفار صاحب تونسوی**

سید **عبدالکریم شاہ صاحب**

حضرت مولانا **غلام سرور صاحب**

حضرت مولانا قاضی **بشیر احمد صاحب**

مولانا **محمد شریف صاحب**

فخر المقررین حضرت مولانا قاری **عبدالحی صاحب عابد** لاہور

حضرت مولانا **عبدالجبار صاحب تونسوی** ملتان

حضرت مولانا صاحبزادہ **محمد عمر صاحب قریشی**

حضرت مولانا حافظ **خدا بخش صاحب** کروڑ

قاری **عبدالسلام صاحب**

محمد صدیق صاحب

قاری **کفایت اللہ صاحب**

حضرت مولانا قاضی **عبداللطیف صاحب**

حضرت مولانا **محمد شفیع صاحب** مظفر گڑھ

حضرت مولانا **محمد عارف صاحب سیال**

حضرت مولانا **محمد اسماعیل صاحب انقلابی** ملتان

حاجی **عبداللطیف صاحب**

حضرت مولانا **شمس الدین صاحب** جلالپوری

حضرات! مدرسہ کا مقصد قرآن کریم کی بسلسلہ حفظ و ناظرہ و تجوید و قرأت قرآن مجید ... مدرسہ ہٰذا کے مستند قرّاء کرام اپنے ملک کے علاوہ مکۃ المکرمۃ و مدینۃ المنورۃ میں بھی اشاعت قرآن کریم کر رہے ہیں۔ مدرسہ ہٰذا کا سالانہ جلسہ مذکورہ تاریخوں میں ہو رہا ہے جس میں ملک کے مشاہیر علماء تشریف لا رہے ہیں۔

جناب قاری محمد صدیق صاحب مدرس مدرسہ ہٰذا
جناب قاری محمد زاہد صاحب مدرس درجہ تجوید مدرسہ ہٰذا

شعراء کرام
جناب خاکی صاحب، جناب فردوسی صاحب، جناب طاہر صاحب
جناب صفدر معاویہ صاحب، جناب احمد بخش صاحب
جناب عبدالرحمن صاحب، جناب مرید احمد صاحب
جناب ارشاد احمد صاحب فانی ملتان

المشتہر **محمد عبدالرؤف** ناظم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ رجسٹرڈ عقب کچہری محلہ امیر آباد ملتان شہر